رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
فی پرچہ ۲ آنے

یوم:- پنجشنبہ ٭ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۴ تبلیغ ۱۳۳۴ھش ٭ ۲۴ فروری ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۷

جامعہ احمدیہ احمد نگر سے ربوہ میں منتقل ہوگیا

نمبردار صاحب کی طرف سے جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ کے اعزاز میں الوداعی دعوت

ربوہ ۲۳ فروری۔ جامعہ احمدیہ سات سال تک احمد نگر میں جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۲۲ فروری ۵۵ء کو ربوہ میں منتقل ہوگیا۔ موضع احمد نگر ربوہ سے سرگودہا کی جانب دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے کل وہاں کے سربراہ نمبردار جناب مہر محمد عیسٰے نے جو وہاں کی مسلم لیگ کے نائب صدر بھی ہیں۔ جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی دی۔ اس تقریب میں گاؤں کے بعض دیگر معززین بھی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر جناب مہر محمد عیسٰے نے اپنے دلی جذبات کا پنجابی زبان میں اظہار کرتے ہوئے کہا۔ جتنا عرصہ بھی جامعہ احمد نگر میں رہا ہم نے اساتذہ اور طلبہ کے حسنِ سلوک اور ہمدردانہ رویہ سے بے حد فائدہ اٹھایا۔ اور سات سال کا یہ عرصہ برادرانہ ماحول میں نہایت ہنسی خوشی گذارا۔ ہم سب نے ایک ہی برادری کے افراد کی طرح ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک رہ کر زندگی بسر کی۔ جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ نے دیگر اہل قریہ کے ساتھ محض زبانی ہمدردی پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ سیلابوں وغیرہ کے وقت عملاً تمام گاؤں والوں کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ چنانچہ ان کے اس حسن سلوک کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ قائم رہیگی۔ جناب مہر محمد عیسٰے نے مزید کہا۔ ہمارا دل تو یہی چاہتا تھا کہ جامعہ جیسا فیض رساں ادارہ ہمارے موضع میں ہی رہتا لیکن آپ لوگوں کے جماعتی نظام اور دیگر سہولتوں کے پیش نظر بالآخر اس کا ربوہ میں منتقل ہونا ضروری تھا۔ اس لئے اس منتقلی پر ہم سب لوگ آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہتے ہیں۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے مختصر سی تقریر میں اس تقریب کے انعقاد پر جناب مہر محمد عیسٰی سید خادم حسین شاہ صاحب ... رحمت علی صاحب اور گاؤں کے دیگر معززین کا شکریہ ادا کیا۔ اور انہیں یقین دلایا۔ کہ ان کے تعاون اور حسن سلوک کی یاد یہاں سے چلے جانے کے بعد بھی جامعہ کے طلباء اور اساتذہ کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اور وہ اسے کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ (باقی صفحہ پر)

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۲۳ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"زخم کی تکلیف ابھی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونسٹوں کا مقابلہ کرنے کیلئے فوجی طاقت کی نسبت اقتصادی قوت کو بڑھانا زیادہ اہم ہے

کراچی سے بنکاک پہنچنے پر وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی کا بیان۔ سیٹو کانفرنس آج سے شروع ہو رہی ہے

بنکاک ۲۳ فروری۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارے کی پہلی کانفرنس میں شرکت کے لئے کل رات کراچی سے بنکاک پہنچ گئے۔ آپ نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے جنوب مشرقی ایشیا کے تمام ملکوں کی اقتصادی قوت بڑھانے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے کہا پاکستان "سیٹو" کی فوج قائم کرنے پر زور نہیں دیگا۔ آپ نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارے کی کامیابی کے امکانات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ جہاں بہت سی حکومتوں نے معاہدہ منیلا کی توثیق کر دی ہے۔ وہاں دوسرے ممالک نے بھی یہ محسوس کر لیا ہے۔ کہ اس دفاعی تنظیم کے جارحانہ مقاصد کارفرما نہیں ہیں۔ تھائی لینڈ کے وزیر خارجہ نے ہوائی اڈے پر مسٹر محمد علی کا استقبال کیا۔ بنکاک میں مقیم بہت سے پاکستانی بھی ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہوائی اڈے پر موجود تھے انہوں نے مسٹر محمد علی کو ہار پہنائے۔ اور "پاکستان زندہ باد" کے نعرے لگا کر ان کا پُرجوش طریق سے خیر مقدم کیا۔ سیٹو کانفرنس کے تمام مندوبین بنکاک پہنچ چکے ہیں۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر کیسی نے کل بنکاک پہنچنے پر کہا۔ جنوب مشرقی ایشیا میں اصل خطرہ فوجی نہیں۔ بلکہ تخریبی نوعیت کا ہے۔ جو ہر جگہ وسیع پیمانے پر جاری و ساری ہے۔

مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل نے اپنی رپورٹ مکمل کرلی

رپورٹ مقررہ میعاد سے ایک ماہ قبل ہی مرکزی حکومت کو پیش کر دی جائیگی

لاہور ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل نے مغربی پاکستان کو ایک یونٹ میں تبدیل کرنے کے سلسلے میں انتظامی ڈھانچہ کے متعلق اپنی رپورٹ کو آخری شکل دے دی ہے۔ اور منگل کے روز اس پر دستخط بھی کر دیئے گئے ہیں۔ رپورٹ اب مرکزی حکومت کو پیش کی جارہی ہے۔ اس کے لئے جو میعاد مقرر کی گئی تھی۔ رپورٹ اس سے ایک ماہ قبل ہی مکمل ہو گئی ہے۔ توقع ظاہر کی جارہی ہے۔ کہ اس رپورٹ کو بہت تیزی کے ساتھ عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

حکومت کیلئے برطانوی وکیل کی خدمات

لاہور ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے مولوی تمیز الدین کے مقدمہ میں سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کے خلاف فیڈرل کورٹ میں دائر کردہ اپیل کی پیروی کے لئے برطانوی وکیل مسٹر ڈی پلاک کی خدمات حاصل کی ہیں امید ہے کہ مسٹر ڈی پلاک چند دنوں میں کراچی پہنچ جائیں گے۔

سیٹو کی فوج کے متعلق فیصلہ نہیں ہوا

بنکاک ۲۲ فروری۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن آج بذریعہ طیارہ بنکاک پہنچ گئے۔ راستہ میں ایک گھنٹہ کے لئے مرحوف کلکتہ میں رکے تھے۔ جہاں انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ابھی تک اس بات کا فیصلہ نہیں ہوا کہ سیٹو کی کوئی اپنی الگ فوج ہوگی یا نہیں۔

دنیا عالمی جنگ کے بہت قریب ہوگئی ہے۔

رنگون ۲۳ فروری۔ برما کے وزیراعظم نے کل تھائیلیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک طرف روس اور دوسری طرف امریکہ و برطانیہ کے درمیان کشیدگی اس قدر بڑھ چکی ہے۔ کہ دنیا تیسری عالمگیر جنگ کے بہت قریب ہوگئی ہے۔

دہلی سے اردو کو دیس نکالا مل گیا

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ دہلی کی حکومت نے ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب تک بھارتی صوبوں میں صرف دہلی ہی وہ تنہا صوبہ تھا جہاں سرکاری زبانوں میں اردو بھی شامل تھی۔

برطانیہ اور چین میں تجارت

لندن ۲۳ فروری۔ نیوچائنا ایجنسی کی اطلاع کے مطابق برطانیہ کا جو تجارتی وفد آج کل ... چین کا دورہ کر رہا ہے۔ اس نے وہاں چار ملین ... لاکھ سٹرلنگ کے ایک سو تین سودوں پر دستخط کئے ہیں۔

امریکہ میں ایک اور ایٹمی تجربہ

واشنگٹن ۲۳ فروری۔ نواڈا میں کل ایک اور ایٹمی تجربہ کیا گیا۔ ۱۹۵۵ء میں ہونے والے تجربات میں سے امریکہ کا دوسرا تجربہ تھا۔ اس مرتبہ ایٹم بم تین سو فٹ اونچے مینار پر سے گرایا گیا۔ سائنسدان کئی میل دور خندقوں میں بیٹھے ہوئے اس کے اثرات کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ بم کے گرتے ہی نارنگی کے رنگ کی ایک تیز چمک پیدا ہوئی۔ جو قریباً دس سیکنڈ تک قائم رہی۔ یہ چمک پانچ پانچ سو میل دور تک دکھائی دیتی تھی۔ علاوہ ازیں ۷۵ میل کے فاصلے پر ایک مقام کی تمام عمارتیں اس دھماکہ سے ہل کر رہ گئیں۔

دمشق ۲۳ فروری شام کے نامزد وزیراعظم صابری العسلی نے آج شامی پارلیمنٹ میں بتایا کہ ...

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۵ء

فرقہ پرستی

لاہور میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ٹسٹ میچ کے دنوں میں پاکستان نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارت کے ہندو سکھ مسلمانوں کے لئے ویزا میں آسانی پیدا کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں کی تعداد میں ہندو اور سکھ لاہور میں تشریف لائے۔ اور اپنے مسلمان دوستوں کی مہمان نوازی سے سرفراز ہوئے۔ لاہور کے مسلمانوں نے مہمانوں کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اور لاہور میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تقسیم ہوئی ہی نہیں۔ اور وہی پہلا لاہور ہے۔

سب نیک دل لوگوں نے اس کو پسند کیا۔ اور امیدیں لگائیں کہ اس طرح کی آمد و رفت سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات پر بہت صحت افزا اثر پڑے گا۔ اور کسی دن غلط فہمیاں دور ہو کر دونوں ملک اتحاد باہمی کے اصولوں پر ایک دوسرے کے ممد و معاون بن جائیں گے۔ اور جو وقت اور روپیہ باہمی تنازعات پر صرف ہو رہا ہے۔ وہ دونوں ملکوں کے عوام کی بہبودی اور ان کے معیار زندگی کو اونچا کرنے میں صرف ہو سکے گا۔

ہماری شروع ہی سے یہ خواہش رہی ہے کہ ان دو ہمسایہ ملکوں کو محبت اور رواداری کے ساتھ رہنا چاہیئے۔ جماعت احمدیہ ایک خالص دینی جماعت ہے۔ بحیثیت جماعت سیاسیات سے اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ البتہ وہ چاہتی ہے کہ سیاسیات میں بھی دیانت اور انصاف سے کام لینا چاہیئے۔ اس لئے الفضل نے کسی سیاسی مسئلہ کے متعلق اگر کبھی لکھا بھی ہے۔ تو ہمیشہ اسی نقطۂ نظر سے لکھا ہے۔ اور اس کے نزدیک نہ صرف پاکستان اور بھارت میں بلکہ تمام دنیا کے ممالک میں امن قائم ہونا انسانی بہبود کے لئے نہایت ضروری ہے۔ بغیر اس کے کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا اور نہ دنیا بحیثیت مجموعی آگے قدم بڑھا سکتی ہے۔

ہمارے نزدیک ترقی سے مراد صرف مادی ترقی نہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اخلاقی اور روحانی ترقی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اخلاقی اور روحانی ترقی نہیں ہو سکتی۔ جب تک افراد اور اقوام عدل و انصاف اور رواداری کے اصولوں کو قائم نہ کریں۔

یہی وجہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان باہمی جو تنازعات ہیں ان کے متعلق ہم نے ہمیشہ یہی رائے دی ہے۔ کہ انہیں عدل و انصاف کی روح کے ساتھ طے کر لینا چاہیئے۔ اور اسی لئے ہمیں بھی ٹسٹ میچ کے ایام میں ہندوؤں اور سکھوں کی آمد پر خوشی ہوئی تھی۔ ہم نے بھی اسی امید کا اظہار کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ دو باتیں ایسی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے ہمیں یہ قیاس کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ کہ بھارت میں خاص کر بعض ہندو کہلانے والے لوگ ابھی تک تنگ دلی کا شکار ہیں۔ اور انہیں کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات سدھرنے میں نہیں آتے۔

ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ حکام نے بعض قادیان کے احمدی شرفا کو ٹسٹ میچ پر ویزا کی آسانیوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔ جس پر دہلی کے ہفت روزہ ریاست کا نوٹ ہم کل کے الفضل میں نقل کر چکے ہیں۔

دوسری چیز مسٹر سنگھ گورنر مشرقی پنجاب کا وہ بیان ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ لاہور میں مسلمانوں نے سکھوں کے ساتھ ہندوؤں کے علی الرغم امتیازی سلوک دکھایا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ بھارت کے کروڑوں ہندو شرفا مسٹر سنگھ سے علیحدہ رائے رکھتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ ایسے ہندو کہلانے والے بھی بھارت میں بکثرت موجود ہیں۔ جو فرقہ پرستی کے مریض ہیں۔ اور جو ملک میں امن قائم ہونے نہیں دیتے۔ اور نہ پاکستان اور بھارت کے باہمی تعلقات خوشگوار ہونے دیتے ہیں ؛

مسلمانوں اور سکھوں میں بھی ضرور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو متعصب اور فرقہ پرست ہیں مگر ہندوؤں میں یہ مرض بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم دہلی کے ہفت روزہ ریاست سے ہی ایک نوٹ نقل کرتے ہیں۔ جس سے اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے۔ فھو ھذا۔

” ذیل کی دلچسپ اطلاع ایک روزنامہ اخبار میں شائع ہوئی ہے

”بارہ لاکھ مسلمانوں کی آبادی نیپال میں ہے۔ لیکن آج تک مسلمانوں کا کوئی فرد کبھی حاکم کی پوسٹ پر مامور نہ تھا۔ لیکن اب نیپال سرکار نے عبد السبحان صاحب کو پہیرواہ کے حاکم کا منصب عطا فرمایا ہے۔ جس سے پورے نیپال کے مسلمانوں میں بے حد خوشی پائی جاتی ہے۔“

خوب ہندو راز ازم۔ ہندو ڈم۔ ہندو خود غرضی اور ہندو ڈکٹیٹر شپ ملاحظہ کیجئے کہ نیپال کی ہندو ریاست میں بارہ لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ مگر ان بارہ لاکھ میں سے آج تک کبھی کسی تحصیل کا تحصیلدار بھی مسلمان مقرر نہ کیا گیا۔

بعض لوگ پاکستان قائم کرنے کا الزام مرحوم مسٹر جناح پر لگاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ مسٹر جناح نے ہندوستان کو تقسیم کر کے اپنے وطن کے ساتھ غداری کی۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ہندوستان کو تقسیم اور پاکستان قائم کرنے کی ذمہ داری ان ہندوؤں پر نہیں جو مسلمانوں کو صدیوں سے نفرت کرتے ہوئے ان کے ہاتھ کا چھوا بھی نہ کھاتے تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں کو انسان نہ سمجھا۔ جنہوں نے غیر ہندوؤں کو کبھی مساوی حقوق نہ دیئے۔ اور کیا ہندو اخبارات پاکستان کے ذمہ دار نہیں۔ جو اپنے پیٹ اور بنک بیلنس کے اضافہ کے لئے فرقہ وارانہ لعنت کی سپرٹ پیدا کرتے ہوئے مسلمانوں اور اسلام پر حملے کرتے رہے۔ اور جن کے جواب میں مسلمانوں کو اسلامی سٹیٹ کا مطالبہ کرنا پڑا۔

پاکستان تو بن گیا اس کی ذمہ واری چاہے نخوت پسند ہندوؤں پر تھی۔ یا خود غرض اور شر انگیز ہندو اخبارات پر۔ ہم کہتے ہیں کہ اب اگر پنجاب پھر خالصتان بنا تو اس کا سہرا بھی ان ہندوؤں اور ہندو اخبارات کے سر ہو گا۔ جو دن رات سکھوں اور سکھ مذہب کے خلاف دشنام طرازی میں مصروف ہیں۔ کاش کہ یہ ہندو ملک پر رحم کرتے۔ اور محسوس کیا جاتا۔ کہ ان کا یہ قدم ہندوستان کو تباہ کرنے کا باعث ہے۔ اور اسے حب الوطنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور یہ بلاشبہ ملک اور وطن کے ساتھ غداری ہے“

(ریاست ۱۴ فروری ۱۹۵۵ء)

فرقہ پرستی کا مرض خواہ ہندوؤں میں ہو مسلمانوں میں ہو یا سکھوں میں نہایت ہی برا مرض ہے اور یہ ہر ملک کے لئے مہلک ہے۔ خواہ بھارت ہو یا پاکستان یہ ایسا مرض ہے کہ مشترکہ مفاد کو بھی تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ اور اتحاد و اتفاق کے بندھن توڑ دیتا ہے۔ افسوس ہے کہ بعض لیڈر سستی شہرت کے لئے اس خوفناک مرض کے جراثیم کو ہوا دینے سے گریز نہیں کرتے اور اس طرح بجائے ملک کو فائدہ پہنچانے کے نقصان پہنچا جاتے ہیں۔ حیرت یہ ہے کہ ایسے لیڈر دراصل مذہب سے خود بالکل کورے ہوتے ہیں۔ مگر سادہ دل عوام ان کے بہکاوے میں آ جاتے ہیں۔ اللہ تعالٰے سے دعا ہے کہ ایسے لیڈروں سے قوم کو نجات دے۔

شرارت کرنے والے

روزنامہ نوائے پاکستان اور حضرت امام جماعت احمدیہ

ایدہ اللہ کے ایک خطبہ پر تنقید کرتے ہوئے مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں ”منافرت انگیز“ کے عنوان کے تحت لکھتا ہے۔ کہ

”مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے پیروؤں کو زیادہ محتاط رہنے کی تلقین کرتے ہوئے مسلمانوں کو جا بجا ”دشمن“ کی اصطلاح سے یاد کیا ہے چند فقرے ملاحظہ ہوں۔

سنا گیا ہے کہ احمدی لوگ ”دشمن“ کے مقابلہ کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

بہر حال چونکہ ”دشمن“ جماعت کے متعلق جھوٹی رپورٹیں کرنے سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ اس لئے میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ پہلے سے زیادہ احتیاط سے کام لیں۔

جہاں کسی قوم کی اکثریت ہو وہاں دلیل کی قوت جاتی رہتی ہے۔ اور اس کی بجائے کثرت کو قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ تمہارا ”دشمن“ زیادہ تعداد میں ہے۔ اے خدا تو علام الغیوب ہے۔ تو نے ہمیں بتیس دانتوں میں زبان کی طرح بنا رکھا ہے۔“ (۲۲ فروری ۱۹۵۵ء)

ایڈیٹر نوائے پاکستان اگر غور فرماتے تو انہیں معلوم ہوتا۔ کہ ہم نے ہرگز مسلمانوں کو دشمن نہیں کہا۔ ہم نے شرارت کرنے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کو دشمن کہا ہے اور وہ بھی ہم سے زیادہ ہیں۔ اگر وہ زیادہ نہ ہوتے۔ تو گزشتہ ایام میں شرارت کس طرح پھیلا سکتے۔ باقی مسلمان گو ان سے بہت زیادہ ہیں۔ مگر وہ منظم نہ ہونے کی وجہ سے ایسی جھوٹی رپورٹ کرنے والوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہمارے لئے ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔

تعجب ہے کہ نوائے پاکستان والے جھوٹی رپورٹ کرنے والوں کے خلاف ایک لفظ لکھنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور جن پر جھوٹ بولا گیا۔ ان پر سب نزلہ گرایا گیا ہے ؛

جماعت احمدیہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں رکھتی جو قرآن و سنت کے خلاف ہو

شام کے ایک قانون دان کا دلچسپ مضمون

ملک شام کے مشہور اخبار "صوت العرب" مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۴ء میں مشہور پلیڈر جناب محمد آفندی الشوا کا ذیل کا مضمون شائع ہوا ہے اس میں انہوں نے مفتیٔ شام کے تازہ فتویٰ کا بہترین اور مختصر رنگ میں جواب دیا ہے۔ اس قابل قدر نوٹ کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ (ابو العطا جالندھری)

دمشق کے مشہور روزنامہ "العلم" نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۴ء میں اپنے ایک نامہ نگار کی طرف سے مفتی عام دمشق کا ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے عام الناس کو احمدیت کے قبول کرنے سے روکا ہے۔ کیونکہ مفتی صاحب کے خیال کے مطابق احمدی عقائد قرآن مجید اور سنت کے خلاف ہیں۔ لیکن جناب مفتی صاحب نے احمدیت کے مخالف قرآن و سنت ہونے کے بارے میں کوئی معین چیز ذکر نہیں فرمائی۔

چونکہ احمدی لوگ اس تمام بر اعظیم میں اسلام کو پھیلا رہے ہیں۔ اور وہ سب کو قرآن کریم اور سنت نبوی کی طرف بلاتے ہیں۔ اس لئے میں جناب مفتی صاحب سے التماس کرتا ہوں کہ وہ کم از کم ایک چیز کو ایسی ذکر فرمائیں جو احمدیوں کے عقائد میں داخل ہو۔ اور مفتی صاحب اس کے مخالف قرآن و سنت ہونے پر کوئی دلیل قائم کر سکیں۔ ورنہ ماننا پڑے گا کہ انہوں نے لوگوں کے سامنے ایک ایسا فتوے پیش کیا ہے۔ جس پر کوئی دلیل اور برہان قائم نہیں۔

گزشتہ دنوں شاہ فاروق کے علیحدہ کئے جانے سے قبل کی بات ہے کہ مصر کے بہت سے مشہور لوگ احمدیوں کو سچا مسلمان قرار دے چکے ہیں۔ جب مصر کے سابق مفتی نے آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں ایک فتوے دیا تھا تو مصر کے مشاہیر نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تائید میں اور مصر کے سابق مفتی کے خلاف بیانات شائع کئے۔ ان مشاہیر میں سابق ترین مفتی علامہ علام نصار الاستاذ محمد ابراہیم سالم چیف جسٹس عدالت علیہ شرعیہ۔ الاستاذ عبد الرحمن عزام سابق جنرل سیکرٹری عرب لیگ اور الاستاذ خالد محمد خالد محترم اور بہت سے دیگر علما شامل ہیں۔

علاوہ ازیں ملک شام میں احمدیت کے ماننے والوں میں تمام مشہور اور قابل ذکر شامی خاندانوں کے لوگ موجود ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں میں المالکی العظم۔ المرادی۔ شعیب۔ الحصنی۔ الساعاتی الجبان۔ الارناؤوط۔ سوقیہ۔ القبانی۔ النویلاتی سلطان۔ الارکشلی۔ الجابی۔ السیروانی۔ المکی الشریف۔ باکیر۔ الحسینی اور الشوا وغیرہ خاندانوں کے لوگ شامل ہیں۔ اور ان تمام لوگوں نے احمدیت کو پورے اطمینان۔ مکمل تحقیق اور کامل یقین کے ساتھ قبول کیا ہے۔ اور یہ لوگ ہمیشہ حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ دعوت الی اللہ کر رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کی گفتگو ہمیشہ بادلیل اور باسلوب احسن ہوتی ہے۔ یہ لوگ جبر اور تشدد کے اس دھمکی آمیز طریق کو اسی طرح حرام جانتے ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں اسے حرام ٹھہرایا ہے۔

یہ جبر و تشدد کا طریق وہی ہے۔ جسے اس زمانہ میں اسلام کے نام سے پیش کرنے والے بہت سے فرقے ممالک اسلامیہ میں پائے جانے ہوئے ہیں حال ہی میں پاکستان اور مصر میں ان لوگوں نے حکومت کے خلاف اسی طریق پر ناکام کوششیں کی ہیں۔

احمدی لوگ ہر ملک اور ہر حکومت میں جہاں مذہبی آزادی قائم ہے۔ ملکی قوانین کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کا یہی حکم ہے۔ نیز اسلام کی اشاعت اور امن کا قیام اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسلام رعایا میں سے کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ اپنی حکومت سے خیانت سے پیش آئے۔ اور اس کے خلاف دل میں منصوبے باندھے۔ اور قانون شکنی کرے۔ درآنحالیکہ وہ حکومت عقیدہ اور خیال کی پوری پوری آزادی دے رہی ہو۔

پس اس صورت میں جبکہ احمدی لوگ ہر جگہ پر قائم شدہ حکومت کے وفادار ہیں۔ مفتی شام کا شامی گورنمنٹ کو احمدیوں کے خلاف اکسانا مفتی صاحب کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جناب کا احمدیوں کے خلاف فتوے بھی انہیں اپنے عقیدہ سے منحرف نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ لوگ احمدیت کو حقیقی اسلام یقین کرتے ہیں۔ اور جناب مفتی صاحب نے اپنے فتوے کے سچا ہونے پر ابھی تک کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ اور نہ ہی انہوں نے ہمارے مبلغ الاستاذ منیر الحصنی کے ان سوالات کا جواب دیا ہے۔ جو انہوں نے روزنامہ العلم مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۵۲ء اور بعد ازاں رسالہ الجامعہ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۵۴ء میں شائع کئے تھے۔ اور جنہیں حال ہی میں انہوں نے اپنے ٹریکٹ الجماعۃ الاحمدیہ والانکلیز میں چھاپ کر علمائے کرام کے سامنے پیش کیا ہے۔

میں نے بطور ایک حق پرست وکیل کے قسم کھا رکھی ہے کہ میں صرف اسی امر کا دفاع کروں گا جسے میں حق سمجھوں گا۔ لہذا میں جناب مفتی صاحب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے احمدیوں کے خلاف جو فتوے دیا ہے۔ اس کے درست ہونے پر کوئی دلیل قائم کریں۔ کیونکہ قرآن مجید جو ہم سب کے نزدیک کامل حَکَمْ کی حیثیت رکھتا ہے فرماتا ہے قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے دعوے پر دلیل پیش کرو۔

خاکسار:۔ محمد الشوا وکیل دمشق

میرے بیڑے کو بھی لگا دے پار

(از مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاضؔ پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

اے خدائے جہاں کے نقشِ جمیل
تجھ سے قائم ہے رونقِ محفل
میں نے دیکھا نہ آج تک نہ سُنا
دیکھے تحریر کو تو بول اُٹھے
تیرا ہمسر نہیں جہاں میں کوئی
اے "مسیحی نفس" "غلام ذکی"
تجھ کو حق نے کہا ہے "فخرِ رسل"
تو ہی لاریب "کلمۃ اللہ" ہے
صاحبِ "عظمت و شکوہ" و جمال
اللہ اللہ! دعاؤں کی تاثیر
"نُور آتا ہے نور" اس نے کہا
تیرے عزمِ بلند کا ہے نشاں
اے مرے محسن و رحیم و کریم
ڈرتے ڈرتے یہ عرض کرتا ہے
بحرِ عصیاں میں سخت حیراں ہو

اے مسیحائے وقت والا تبار
تیرے دم سے ہے گرمیٔ بازار
تیرے جیسا جہاں میں خوش گفتار
ہے قلم تیرا ابرِ گوھر بار
جس پہ قرآں کے کھلتے ہوں اسرار
تیرا سینہ ہے مخزنِ اسرار
اے "اولی العزم" قافلہ سالار
تیرے سر پہ ہے سایۂ غفّار
اور پھر اُس پہ مہبطِ انوار
پا گئے سینکڑوں شفا بیمار
جس نے بخشا ہے تجھ کو عزّ و وقار
واقفیں کا یہ لشکرِ جرّار
اور "دل کے حلیم" اور ستّار
تیرا خادم طلیب کار گزار
جس سے مجھ کو نکلنا ہے دشوار

یہ دُعا کیجئے کہ فضلِ خُدا
میرے بیڑے کو بھی لگا دے پار

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سالانہ امتحانات قریب آ رہے ہیں۔ لجنات غریب اور مستحق بچوں کے لئے پرانے کورس اکٹھے کریں۔ اور کچھ فنڈ اکٹھا کر کے نئے کورس بھی خرید کر دیئے جائیں۔ کیونکہ اکثر غربا کتابیں نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کی تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ اس بارے میں ابھی سے کوشش کریں۔ اور اس کے متعلق جو بھی آپ نے کام کیا ہے۔ کا اپنی رپورٹ میں ذکر کریں۔

ہر سال یہ تحریک کی جاتی ہے مگر آج تک بیرونی لجنات میں سے کسی ایک لجنہ نے بھی اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ انہوں نے یہ کام نہیں کیا۔ مہربانی فرما کر گزشتہ تغافل کو چھوڑتے ہوئے امسال ضرور یہ کام کریں۔ اور رپورٹ دیں۔

سکرٹری شعبۂ خدمت خلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کے ساتھ کوشش بھی ضروری ہے

"یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے۔ کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے۔ کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے وہ لوگ اس مقام پر ذرا خاص غور کریں جو کہتے ہیں۔ کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ نادان سوچیں کہ دُعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اور ایاک نعبد کا تقدم ایاک نستعین پر جو کلمہ دعائیہ ہے۔ اس امر کی خاص تشریح کر رہا ہے۔ غرض عادت اللہ ہم یونہی دیکھ رہے ہیں کہ خلق اسباب کر دیتا ہے۔ دیکھو پیاس کے بجھانے کے لئے پانی۔ اور بھوک کے مٹانے کے لئے کھانا مہیا کرتا ہے۔ مگر اسباب کے ذریعے۔ پس یہ سلسلۂ اسباب یونہی چلتا ہے۔ اور خلق اسباب ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے یہ دو نام ہی ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمد احسن صاحب نے ذکر کیا تھا کہ کان اللہ عزیزاً حکیما۔ عزیز تو یہ ہے کہ ہر ایک کام کر دینا۔ اور حکیم یہ کہ ہر ایک کام کسی حکمت سے موقع اور محل کے مناسب اور موزوں کر دینا۔" (ملفوظات ۱۱۸-۱۱۹)

صدر انجمن احمدیہ کی دو نئی نظارتیں

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے مورخہ ۲/۲/۵۵ سے دو نئی نظارتیں قائم کی ہیں۔ یعنی (۱) نظارت تجارت (۲) نظارت صنعت۔ ان ہر دو نظارتوں کا کام بھی مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان کے سپرد کیا گیا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

سیکرٹریان مال خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

قبل ازیں بذریعہ اخبار الفضل اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ مجالس خدام الاحمدیہ بجٹ کو تشخیص کر کے بھجوا دیتی ہیں۔ مگر آمد کو پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتیں۔ اس اعلان کا خاطر خواہ کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہوا۔ اور خدام الاحمدیہ کے چندوں کی رفتار آمد میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اب ہر مجلس کو اس کے بجٹ اور وصولی کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دی جا رہی ہے۔ جس سے مجالس کو اپنی بجٹ کی پوزیشن کا علم ہو جائے گا۔ آپ نے جو وعدہ بصورت بجٹ سال کے شروع میں کیا تھا۔ اسے پورا کرنا آپ کا فرض ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ سیکرٹریان مال چندوں کو وصول کرنے کے بعد مرکز میں نہیں بھجواتے۔ بلکہ اپنے پاس روک رکھتے ہیں۔ یہ طریق نہایت غیر مناسب ہے۔ اس سے ایک تو ہمیں وصولی کا علم نہیں ہوتا۔ دوسرے رقم کے ضائع ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور تیسرے رقم نہ ہونے کی وجہ سے مرکزی ادارہ کے کارکنان کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات پورا کرنے میں سخت دقت محسوس ہوتی ہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۳۔ خاکسار کی تین لڑکیاں مختلف امتحانات دے رہی ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ نمبروں میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار بہت سی مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ ان کے دور ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شیخ محمد علی انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی)

۴۔ میرا لڑکا اس سال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اس کی کامیابی اور صحت کے لئے دعا فرما کر مشکور فرماویں۔ (ماسٹر عطا محمد احمدی قصور ضلع لاہور)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی قابل تقلید مساعی

روزنامہ الفضل اور ماہنامہ خالد کی توسیع اشاعت کیلئے کامیاب کوشش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر سلسلہ کے اخبارات اور رسائل کی اہمیت بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی خریداری بڑھانے کی پرزور تحریک فرمائی تھی۔ حضور کے ارشاد گرامی کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے ماہ گذشتہ میں جماعت راولپنڈی کی مردم شماری کرتے ہوئے شہر کے ان تمام افراد کے کوائف بھی فراہم کئے۔ جو سلسلہ کے اخبارات اور رسائل کے خریدار نہ تھے تا باقی ماندہ افراد کو ان جرائد کی خریداری کی تحریک کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے خدام کی مساعی کو نوازتے ہوئے گذشتہ ماہ میں ہی روزنامہ "الفضل" کے چار نئے خریدار پیدا کر دیئے۔ اسی ماہ خدام کے توسط سے راولپنڈی کی دو اہم لائبریریوں (لینسڈاؤن اور گارڈن کالج) میں روزنامہ "الفضل" کا باقاعدہ اجراء کیا گیا۔ پیش ازیں ماہ دسمبر ۱۹۵۴ء میں رسالہ "خالد" کے ۱۳ نئے خریدار بنائے گئے تھے۔

جملہ افراد جماعت راولپنڈی سے درخواست ہے۔ کہ وہ حضور کی تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خدام سے پورا پورا تعاون فرماویں۔

(رحیم بخش قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

قائدین مجالس ضلع راولپنڈی متوجہ ہوں!

بحوالہ اعلان نائب صدر صاحب مرکزیہ روزنامہ "الفضل" مجریہ ۱۱ فروری ۱۹۵۵ء جملہ قائدین مجالس ضلع راولپنڈی (یعنی: مری۔ گوجرخان۔ ٹیکسلا۔ کہوٹہ و چنگا بنگیال) سے درخواست ہے کہ وہ ۵ مارچ ۱۹۵۵ء تک مجھے مندرجہ ذیل کوائف سے مطلع کر کے ممنون فرماویں

۱۔ تعداد خدام مجلس مقامی

۲۔ بجٹ سالانہ مجلس مقامی (چندہ مجلس اور چندہ اجتماع علیحدہ علیحدہ)

۳۔ یوم فراغت (یعنی ہر ہفتہ میں ملازمت سے چھٹی یا تجارت وغیرہ سے ناغہ کا دن جس روز عام حالات میں آپ سے آپ کی جائے رہائش پر ملاقات ہو سکے یا آپ راولپنڈی تشریف لانے کے لئے دوسرے کاموں سے فارغ ہوں)

۴۔ نئی مجالس کے قیام کے لئے قرب و جوار کے ان شہروں۔ قصبات یا دیہات کے نام جہاں آپ کے علم میں احمدی گھرانے آباد ہوں (ممکن ہو تو تعداد خدام درج کیجئے)۔

(رحیم بخش قائد ضلع معرفت مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی)

یوم الحج

قریب آ رہا ہے۔ ذی استطاعت احباب توجہ فرمائیں

خود فریضہ حج بجا لائیں یا حج بدل کروائیں۔

(مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں نیز میرے بڑے بھائی سردار عبد السبحان صاحب کا ۲۰ فروری کو محکمانہ امتحان ہو رہا ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرماویں۔ (سردار عبد القادر محرر لنگر خانہ ربوہ)

۲۔ میری ہمشیرہ محترمہ کافی عرصہ سے دمہ اور کھانسی کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ آجکل تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور جسم متورم ہو گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے نیز اگر کسی صاحب کے پاس اس بیماری کے لئے کوئی مفید اور زود اثر نسخہ ہو۔ تو وہ ازراہ کرم اطلاع دیں۔ (غلام رسول کارڈشن معرفت برما شیل نواب شاہ سندھ)

کمیونسٹوں کے پراپیگنڈا کرنے کے طریق

(از مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر لاہور)

اشتراکیت کے دلدادوں کا دعویٰ ہے کہ اشتراکیت کسی اتفاقی معاشی حادثے کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ ایک ردّعمل اور لازمی انقلاب ہے۔ جو اس دنیا میں آنا تھا۔ اور جب اس لازمی انقلاب نے دنیا میں ہو کر رہنا ہے۔ تو ہمیں اس تحریک کو ہر قیمت پر دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس کے لئے جائز و ناجائز کا کوئی سوال ہی نہیں۔ پس اشتراکیت کو پھیلانے کے لئے وہ ہر حربہ کو استعمال کریں گے۔ جو وہ استعمال کر سکتے ہیں۔ مسٹر سڈنی ویب اپنی کتاب "سوویٹ کمیونزم" ص۸۳۸ پر لکھتے ہیں۔

"ایک اشتراکی رہنما سے کسی نے سوال کیا۔ کہ ایک اشتراکی کا معیارِ خطاء و صواب کیا ہے۔ جواب ملا کہ اس کا وہ طرز عمل جو اشتراکی سوسائٹی کی تعمیر میں کام آئے صواب اور وہ جو تخریب کا موجب ہو وہ خطاء ہے۔"

آگے لکھتے ہیں۔

"قدیم اجتماعی نظام کی بیخکنی اور محنت کش عوام کو یکجا کرنے کے لئے ہر چیز اخلاقاً درست ہے۔" (ص۸۳۸ کتاب مذکور)

چونکہ یہ ایک سراسر مادی تحریک ہے۔ اور اس کی ترویج و اشاعت میں جو حربہ بھی ممد ہو۔ اس سے ایک اشتراکی فائدہ اٹھائے گا۔ اور اسے اختیار کرنے کی دوسروں کو تلقین کرے گا۔

دوم۔ دوسرا طریقہ پراپیگنڈا ہے۔ اس کے ذریعہ اشتراکی ممالک کی معاشرتی اور اقتصادی حالت کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے ممالک کی معاشرتی ابتری کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس میں کتنا جھوٹ ہو۔ اس ضمن میں ایک حوالہ باکو کانگرس کی ایک میٹنگ کی روئیداد کا درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جو اخبار سٹیٹمین ۲۷ر دسمبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا ہے۔ لکھا ہے

"باکو کی بالشویک اورینٹل کانگرس کی دلچسپیاں ہمارے ذہن میں ہیں۔ جو آج سے ۱۹ سال پہلے منعقد ہوئی تھی۔ جس کی روداد ہم نے مطبوعہ صورت میں ہم نے بھی دیکھی تھیں۔ اس کانفرنس میں صاف صاف یہ کہا گیا تھا۔ کہ کوئی پراپیگنڈا خواہ کتنا ہی ذلیل جھوٹ اور دغا پر مشتمل ہو۔ اشتمالی مقصد کے حصول کے سلسلہ میں اسے برا نہیں کہا جا سکتا۔ اخلاق کو الگ کر دینا چاہیئے۔ جتنا سفید جھوٹ ہوگا اتنا ہی کامیاب ہوگا۔"

سوم۔ اشتراکیت کے نفوذ کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ موقع شناسی سے کام لیا جائے۔ ایک اشتراکی ابن الوقت ہوتا ہے۔ اگر عوام کے ذہنوں میں مذہب کی محبت ہوگی۔ تو وہ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر اشتراکیت کا پرچار کریگا۔ وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہ اشتراکیت عین اسلام ہے۔ اگر حکومت مضبوط ہو، اور عوام حکومت کے خلاف تشدد کے استعمال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں۔ تو وہ حکومت کے خلاف تشدد کے استعمال کی مذمت کرے گا۔ اور عوامی رجحانات کو اپنے موافق پا کر موقع پر انہیں آمادہ تشدد کریگا۔ یہ مثالیں اسکی وضاحت کرتی ہیں۔

(۱) اشتراکیت کے اصولوں میں انفرادی ملکیت کو اڑایا گیا ہے۔ لیکن ۱۹۲۱ء کی کسان بغاوت کی وجہ سے روس میں کسی حد تک انفرادی ملکیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ (کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ ص۲۱۶ کمیونسٹ مینی فسٹو دفعہ ۹) (انقلابات عالم ص۵۹۱)

(۲) پاکستان اور عرب ممالک میں وہ خصوصیت سے مذہب کے خلاف پراپیگنڈا کرتے ہیں۔

(۳) خود روس میں مسلمانوں سے مذہب کی محبت دور کرنے کے لئے جو حربے استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی ان کی ابن الوقتی کی واضح مثال ہے۔ (اشتراکیت اور اسلام مصنفہ مسعود عالم ندوی ملاحظہ کریں)

چہارم۔ چوتھا طریق نفوذ یہ ہے۔ کہ عوام پر جس طبقہ کا اثر ہو۔ اسکی ہمدردیاں حاصل کی جائیں۔ مصنف و ادیب سوسائٹی کے علمی مذاق کو بدلنے میں اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ انہیں اپنے ہاتھ میں لیا جاتا ہے۔ تا علمی حلقوں اور عام سوسائٹی کے حلقوں کے اندر اشتراکیت اپنا نفوذ پیدا کرے۔ اسی طرح مذہب کی طرف سے معترضین کا منہ بند کرنے کے لئے بعض مذہبی نمائندوں کو خرید اجاتا ہے۔ تا کہا جا سکے۔ کہ دیکھو ہمارے ساتھ تمہارا فلاں عالم ہے۔ کیا وہ مذہب کو نہیں سمجھتا۔

پنجم۔ ایسی باتیں جس سے عوام کے قلوب میں حکومتِ وقت کے خلاف جذبات پرورش پا سکیں۔ پھیلائی جاتی ہیں۔ کوئی سٹرائیک ہو۔ ایجی ٹیشن ہو۔ کوئی ہڑتال ہو۔ اشتراکی ان کی پشت پناہی کریں گے۔ اور حصہ لیں گے۔ اس میں ان کے دو مقصد ہوتے ہیں۔

اول۔ یہ کہ عوام کا اپنے کو زیادہ ہمدرد ظاہر کیا جائے۔ اور ان کا اعتماد حاصل کیا جائے۔

دوئم یہ کہ عوام کو اس حکومت سے بدظن کیا جائے۔

ششم:۔ ایک کامیاب ترین طریق یہ ہے۔ کہ جب کسی ملک میں اشتراکی انقلاب کامیاب ہو جائے۔ تو پھر پناہ گزینوں کے بھیس میں دوسرے ممالک میں اپنے رضاکار روانہ کئے جاتے ہیں۔ جو اس ملک میں اشتراکیت کے ففتھ کالم کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ اور عوام کے اندر بے چینی پیدا کر کے حکومتِ وقت کے خلاف انتشار پیدا کرتے ہیں۔

ہفتم:۔ اشتراکیت کے نفوذ کا ایک آسان طریق یہ ہے۔ کہ وہ دلفریب نعرے بلند کریں گے۔ جس میں کسی کو کلام نہ ہو۔ وہ کہیں گے۔ "مزدور کیا چاہتا ہے؟ روٹی!" "ہم چاہتے ہیں۔ مزدوروں کا اتحاد ہو۔" ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ "بیکار کو روزگار مہیا ہو۔" "چھانٹی بند ہو۔" اب ان اغراض کے حصول میں کسے انکار ہو سکتا ہے۔ اب ہر ایک کہے گا۔ کہ ٹھیک کہتا ہے۔ اور اس قسم کا مظاہرہ کیا جائیگا۔ کہ اچھے بھلے سمجھدار انسان بھی ان کے بھرتے میں آ جائیں گے۔

ہشتم۔ امراء کے خلاف غرباء کی ہمدردی میں وعظ کئے جاتے ہیں۔ امراء کی سنگدلی کے واقعات ان کی تن آسانیوں اور بے حسیوں کے واقعات کو مبالغہ آمیز رنگ میں بیان کیا جاتا ہے۔

نہم۔ اشتراکیت اپنے نفوذ کے لئے جس علاقہ یا ملک میں بھی کام کرے گی وہاں ہمیشہ اس قسم کے لوگ ہونگے۔ جن کے بغیر روزمرہ کی زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان کو اپنے ہاتھ میں کرے گی۔ شروع شروع میں تو ٹانگہ یونین۔ مزدور یونین چھوٹے درجہ کے کلرکوں کی یونین بنا کر ان لوگوں کو اپنے ہاتھ میں کریں گے۔ ان لوگوں کو پیٹ یا کسی حد تک معاشی تنگی ہوتی ہے۔ اور اعلیٰ قیادت کا فقدان ہوتا ہے۔ چونکہ یہ طبقے سوچتے کم ہیں۔ اس لئے جلد اشتراکیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور اشتراکیوں کو اسی قسم کے ہی لوگوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

ضرورت ہے کہ اہل پاکستان ہی اشتراکیوں کی ان چالوں سے واقف ہوں۔ اور ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں آلۂ کار بننے سے بچیں کیونکہ اشتراکیت اسلام سے بالکل منافی اور اس کی تعلیم سے الٹ تعلیم پیش کرتی ہے۔ خدا ہمارے پاکستانیوں کو ان سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

احباب جماعت کی فوری توجہ کے لئے

"الفضل" کی ابتداء جون ۱۹۱۳ء میں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی۔ اور خود حضور نے ہی کچھ عرصہ اس کی ایڈیٹری فرمائی۔ الفضل پہلے ہفتہ وار۔ پھر ہفتہ میں دو بار۔ پھر روزانہ ہوا۔ اس طرح ہر سال ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا ۱۹۴۷ء تک پہنچا۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء اور پھر ۱۹۵۳ء میں الفضل کو آزمائش کی جن کٹھن گھڑیوں میں سے گذرنا پڑا وہ ایک تکلیف دہ یاد ہے۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال کے شروع سے الفضل اپنے مرکز ربوہ سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب کو جو دیرینہ شکایت تھی۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزانہ صحت کی خبر انہیں نہیں پہنچتی وہ بھی دور ہو گئی ہے۔

مگر یہ امر قابل افسوس ہے۔ کہ لاکھوں افراد کی جماعت کے اخبار کی اشاعت اتنی محدود ہو۔ حالانکہ جماعت میں خدا کے فضل سے ایک بڑی تعداد ایسے آسودہ حال احباب کی ہے۔ جو نہ صرف خود اخبار خرید سکتے ہیں۔ بلکہ دوسرے مستحقین کے لئے بھی پرچے جاری کرا سکتے ہیں۔

پس میں جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ خود الفضل خریدیں۔ اور دوسرے مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔ جو روزانہ پرچہ جاری نہ کرا سکیں۔ وہ خطبہ نمبر جاری کرائیں۔ صدران جماعت مہربانی کر کے اپنی اپنی جماعت میں کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور جاری کرائیں۔ اگر کوئی خود پرچہ نہ خرید سکے۔ تو جماعتی طور پر منگوایا جائے۔ چھوٹی جماعتیں روزانہ پرچہ نہ خرید سکیں۔ تو وہ خطبہ نمبر ضرور خریدیں۔

نیجر صاحب الفضل اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اگر پانصد نئے خریدار پیدا ہو جائیں۔ تو خطبہ نمبر بجائے آٹھ صفحات کے بارہ صفحات کا کر دیا جائے گا۔ اور قیمت میں کوئی زیادتی نہیں کی جائیگی۔

امراء و صدران جماعت و مبلغین اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

اس اعلان کے بعد جو احباب بصورت خریداری و اعانت الفضل کی مدد فرمائیں۔ اس سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

ضروری اعلانات

(۱) رسالہ الفرقان بابت ماہ فروری ۱۹۵۵ء مورخہ ۱۵ تاریخ کو بھیجا جا چکا ہے۔ اگر کسی خریدار صاحب کو نہ ملا ہو۔ تو وہ بواپسی طلب فرما سکتے ہیں۔

(۲) رسالہ الفرقان کا چندہ سالانہ پیشگی پانچ روپے ہے۔ جن دوستوں کے نام ماہ فروری کا پرچہ وی۔ پی کیا جا رہا ہے۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ وی۔ پی منظور فرما لیں۔

(۳) ماہ مارچ کا الفرقان بھی پندرہ تاریخ کو ڈاکخانہ میں دیا جائیگا۔ انشاء اللہ

(مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری دو چھوٹی بچیاں بعارضہ نمونیا بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا بخشے۔ آمین۔ خاکسار ابوالعطا جالندھری۔

جدید ترکی کے بانی مصطفےٰ کمال اتاترک

(از پروفیسر باقی صدیقی بیدل)

بارھویں صدی اور سولھویں صدی عیسوی کے درمیان ترکوں نے جو عظیم سلطنت قائم کی تھی وہ سلطنت روما کے بعد دنیا کی سب سے بڑی اور مستحکم سلطنت تھی اور وہ وائنا سے ایران کے بلیٹو تک اور بحر ہند سے خلیج بصرہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس سلطنت میں مختلف مذاہب اور قومیتوں کے لوگ آباد تھے۔ امتداد زمانہ کے ساتھ اس عظیم سلطنت کا شیرازہ بکھرنے لگا۔ یہانتک انیسویں صدی میں وہ بالکل منتشر ہوگئی۔ ترکوں نے ۱۸۳۹ء کی اصلاحات ۱۸۵۶ء کے معاہدہ پیرس اور ۱۸۷۶ء کے دستور کے ذریعہ اس انتشار کو روکنے کی کوشش کی لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی اور مشرقی تھریس کے علاوہ ان کے پاس یورپ کا کوئی علاقہ نہ رہ گیا۔ پورے سو سال تک ترکوں کو پے در پے ناکامیوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ ترکی کو اس سے قبل ایک قومی ہیرو کی اتنی ضرورت نہیں تھی۔

پہلی جنگ عظیم جاری تھی اور کچھ دنوں کیلئے یہ خیال پیدا ہو چلا تھا کہ ادھر حکومت عثمانیہ نے مندرس کی عارضی صلح کے بعد اپنے ذاتی فائدہ کی خاطر دشمنوں سے اشتراک عمل شروع کر دیا۔ لیکن عوام اس سے مختلف رائے رکھتے تھے۔ ان کی رائے کے صحیح ترجمان مصطفےٰ کمال تھے جنہوں نے اس وقت یہ خیال ظاہر کیا۔

"ترک قوم کیلئے سب سے ضروری مسئلہ یہ ہے کہ خودداری اور عزت کے ساتھ زندگی بسر کی جائے۔ کوئی قوم خواہ وہ کتنی ہی خوشحال ہو اگر آزادی سے محروم ہے تو اسے مہذب اقوام کے درمیان غلام سے زیادہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ ترک قوم کے مانند دنیا کی ہر قوم کے لئے غلامی کی زندگی بسر کرنے کے مقابلہ میں بالکل فنا ہو جانا بہتر ہوگا۔ اس لئے یا تو ہم آزاد ہوں یا فنا ہو جائیں۔"

اب قوم کا وہ ہیرو جس کا ترکی کو عرصہ سے انتظار تھا پیدا ہو چکا تھا اور مصطفےٰ کمال کا نام لوگوں کے ورد زبان تھا۔ جب مصطفےٰ کمال نے سلطان ترکی اور اس کے وزراء کے ساتھ کام کرنا غیر ممکن پایا تو انہوں نے اناطولیہ جانے کا فیصلہ کیا۔ حکومت نے انہیں ارزروم میں تیسری فوج کا انسپکٹر مقرر کیا تو انہیں اپنے فیصلہ پر عمل کرنے کا موقعہ ہاتھ آ گیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد سیواس میں ایک قومی کانگرس طلب کی جس میں انہوں نے یہ اعلان کیا کہ قوم کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنا چاہیئے۔

ناقابل تقسیم وحدت

حکومت کو جب مصطفےٰ کمال کی مخالفت کا علم ہوا تو اس نے انہیں ان کے ملازمت سے برطرف کر دیا۔

اس کے بعد وہ تمام سرکاری ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر ایک معمولی شہری کی زندگی گذارنے لگے۔ سیواس کی کانگرس میں انہوں نے بہت اہم فیصلے کرائے۔ مثلاً ملک ایک ناقابل تقسیم وحدت ہوگا بیرونی حملہ کے خلاف قوم خود ملک کی حفاظت کرے گی اور اگر حکومت ملک کی آزادی کا تحفظ نہ کر سکی تو ایک عارضی حکومت قائم کی جائے گی۔

اس کے نتیجہ میں ملک کا انتظام کرنے کے لئے ایک نمائندہ کمیشن قائم کیا گیا جس کے قائد خود مصطفےٰ کمال تھے۔ انہوں نے فرحت پاشا کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ اور اس دوران میں قوم پرستوں نے نئی پارلیمنٹ میں اکثریت پیدا کر لی۔ پارلیمنٹ میں نائب منتخب ہونے کے باوجود مصطفےٰ کمال استنبول نہیں گئے اور انقرہ میں حالات کا مطالعہ کرتے رہے۔ ۱۹۲۰ء میں "معاہدہ قومی" کا اعلان ہوا۔ لیکن غیر ملکی فوجوں کے دباؤ سے ۱۷ مارچ ۱۹۲۰ء کو پارلیمنٹ توڑ دی گئی۔ اور ممتاز نائب جلاوطن کر دیا گیا۔

اس کے علاوہ غیر ملکی فاتحین نے مندرس کی عارضی صلح کی پابندی نہیں کی اور ملک پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ یونانی فوج نے ازمیر کے ایک حصہ پر قبضہ جما لیا۔ اس صورت حال کے پیش نظر مصطفےٰ کمال نے قومی حقوق کی حفاظت کے لئے ایک مسلح تحریک کی تنظیم کی اور اس کے ساتھ انقرہ میں قوم کے نمائندوں کا ایک اجلاس طلب کیا اور ۲۳ اپریل ۱۹۲۰ء کو مجلس ملی کبیر کا افتتاح ہوا۔ مجلس مذکور کی قائم کردہ حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے مصطفےٰ کمال نے قومی خواہشات کے حصول کیلئے جدوجہد شروع کی ۱۹۲۱ء کے اوائل میں نئی حکومت کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ انونو میں ترکوں کی دو فتوحات کے باوجود یونانی فوج سکاریا تک بڑھ گئی اور انقرہ کو خطرہ پیدا ہو گیا۔ مجلس ملی کبیر کو سخت خوف لاحق ہوا اور اس نے مصطفےٰ کمال کو مکمل اختیارات کے ساتھ سپہ سالار بنا دیا۔ ۲۳ اگست کو یونانی فوج نے اپنا حملہ کیا۔ لیکن ۲۲ روز تک زبردست جنگ کے بعد وہ پسپا ہونے لگی۔ اور مصطفےٰ کمال نے اپنا یہ قول پورا کر دکھایا کہ

"ہم دشمن کو نیست و نابود کر دیں گے۔"

انہیں قوم نے غازی کا خطاب دیا۔ متعدد ملکوں خصوصاً فرانس میں ترکی کے دوستوں کی آواز بلند ہوئی اور معاہدہ انقرہ (۲۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء) کے ذریعہ حکومت فرانس نے قومی حکومت تسلیم کر لی۔ لیکن ترک تو مکمل آزادی چاہتے تھے۔ لہذا مصطفےٰ کمال نے اگست ۱۹۲۲ء میں اپنا تاریخی حملہ شروع کیا جس کے نتیجہ میں یونانی فوجوں کو مکمل شکست نصیب ہوئی۔

ترکوں کی اس زبردست فتح سے دشمنوں کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنا پڑی اور آخر کار معاہدہ لوزان (۲۴ جولائی ۱۹۲۳ء) میں غیر مشروط طور پر ترکوں کی مکمل آزادی تسلیم کر لی۔

سیاسی و معاشرتی اصلاحات

لیکن قومی جدوجہد یہیں ختم نہیں ہوگئی۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد ترکوں کو اقوام عالم میں اپنی جائز جگہ حاصل کرنا تھی۔ اور اس کے لئے زبردست سیاسی و معاشرتی اصلاحات نافذ کی گئیں۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ ترقی کی راہ میں روکاوٹ ڈالنے والے عناصر کا سدباب کیا جائے۔ چنانچہ اس جدوجہد میں مصطفےٰ کمال نے ایک سچے انقلابی کی حیثیت سے کام کیا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مجلس ملی کبیر کے ذریعہ شہنشاہیت ختم کی اور ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو جمہوریہ بننے کا اعلان کیا۔ صدر جمہوریہ منتخب ہو جانے پر اتاترک نے خلیفہ کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

بعد ازاں تیز رفتاری اور کامیابی کے ساتھ اصلاحات پر عمل ہونے لگا۔

نیا ترکی رسم الخط

جب سے ترکوں نے اسلام قبول کیا تھا عربی رسم الخط کو استعمال کیا جا رہا تھا۔ یہ رسم الخط پڑھنے میں مشکل اور ترک زبان کیلئے ناموزوں تھا۔ لہذا اس کی جگہ زیادہ سہل لاطینی رسم الخط کو اختیار کیا گیا۔ سلطنت عثمانیہ کے زمانہ میں عورتوں کے حقوق بہت محدود تھے۔ جمہوریہ قائم ہونے کے بعد انہیں مردوں کے برابر حقوق دیئے گئے۔ ساتھ ہی ساتھ ملک میں قومی تجارتی سرگرمیاں بھی شروع کی گئیں تاکہ ترک باشندوں کو اپنے ملک کی اقتصادی زندگی میں صحیح مقام حاصل ہو جائے۔

ان تمام زبردست اصلاحات کی محرک اتاترک کی شخصیت تھی۔ اتاترک نے اپنے عوام سے قوت حاصل کی اور اپنے ملک کو اقوام عالم کی صف میں اس کا صحیح مرتبہ دلوایا۔ اتاترک کا نظریہ یہ تھا کہ دنیا کی تمام قومیں اخوت کے جذبہ کے ساتھ زندگی گذاریں۔ انہوں نے ترکی کی خارجہ پالیسی کا یہ اصول قرار دیا۔ "دنیا میں امن اور ملک میں امن"

ترکی جمہوریہ نے جمہوری سلطنتوں کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑا ہے جو قوموں کی آزادی اور انسان کے حقوق کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔

ترکی جمہوریہ کا بانی اتاترک ایک عظیم مدبر ہیرو اور سپاہی تھا۔ وہ نہ صرف ترک قوم بلکہ ساری بنی نوع انسان کے ہمدرد تھے۔

(مرسلہ محکمہ پریس انفارمیشن حکومت پاکستان)

ولادت

خدا کے فضل سے مؤرخہ ۱۰/۲/۵۵ کو میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبدالکریم۔ حافظ آباد

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندہ کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کیلئے (ا)۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ۔
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم۔

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کیلئے۔ (ا)۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ر فی ایکڑ۔
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ر فی ایکڑ۔
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ۱ر 〃 〃
د۔ دس ایکڑ یا اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ۱ر 〃 〃

شق نمبر ۳ تاجروں کے لئے۔ بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

شق نمبر ۴ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کیلئے } ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵ وکلاء ڈاکٹر صاحبان کے لئے } (ا)۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔
ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار احباب کے لئے۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی۔

شق نمبر ۷ لجنہ اماء اللہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے نوے ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸ خوشی کی تقاریب پر۔ جیسے نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر امتحان میں کامیابی وغیرہ پر حسب اخلاص و استطاعت

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے۔ مسابقت فرمایئے اور جنت میں گھر بنایئے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قیام پاکستان کے بعد پاکستانی سائنسدانوں نے شاندار ترقی کی ہے

امریکہ کے ممتاز سائنسدان ڈاکٹر روبنس کا بیان

نیویارک ۲۴ فروری۔ امریکہ کے ایک ممتاز سائنسدان نے جو حال ہی میں پاکستان سے آیا ہے پاکستان کے قابل اور مخلص سائنسی رہنماؤں کی کامیابیوں کی تعریف کی ہے۔ نیویارک بوٹانیکل گارڈن کے ڈائریکٹر اور کولمبیا یونیورسٹی میں نباتات کے پروفیسر ڈاکٹر ولیم جے روبنس ساتویں پاکستان سائنس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے امریکی نیشنل اکیڈمی آف سائنس کے مندوب کی حیثیت سے پاکستان گئے تھے اور ۱۸ جنوری سے ۷ فروری تک وہاں رہے۔

ڈاکٹر روبنس نے واپس آکر پاکستانی سائنسدانوں کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک آزاد قوم کی حیثیت سے معرض وجود میں آنے کے بعد پاکستانی سائنسدانوں کی ترقی اور وہ حوصلہ اور ولولہ جس سے وہ اپنے موجودہ مسائل سے عہدہ برآ ہونے میں کام لے رہے ہیں ہماری دنیا میں سائنس کے میدان میں کام کرنے والوں کی مدح وستائش اور تعاون کے مستحق ہیں۔

ڈاکٹر روبنس نے کہا پاکستان سائنس کانفرنس میں جو مقالے پڑھے گئے وہ ان کے اعلےٰ معیار سے اور کانفرنس کے جلسوں کی تنظیم اور عام ماحول سے بے حد متاثر ہوئے۔ ساتویں پاکستان کانفرنس ۲۱ جنوری کو بہاولپور میں منعقد اور ۲۶ جنوری کو ختم ہوئی تھی۔

کوئٹہ کے کئی نواحی دیہات کا

نام ونشان تک باقی نہ رہا

لاہور ۲۴ فروری۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ سردار بہادر خاں نے کل لاہور پہنچ کر بتایا کہ کوئٹہ کے مضافات میں کئی دیہات بالکل نیست ونابود ہو گئے ہیں اس طرح ۱۲ سے ۱۵ ہزار لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں۔ سردار بہادر خاں نے کہا بعض دیہات میں کوئی رہائشی مکان محفوظ نہیں۔ لیکن کوئٹہ میں مقابلۃً کم نقصان پہنچا ہے۔

سردار بہادر خاں نے بتایا کہ کوئٹہ میں ۱۲ مکانات خطرناک تصور کئے گئے تھے جنہیں گرا دیا گیا ہے۔ زیادہ نقصان دیہاتی آبادی کو پہنچا ہے۔ آپ نے حیرت ظاہر کی کہ زلزلہ کی شدت کے مقابلہ میں جانی نقصان کم ہوا ہے۔ چنانچہ اب تک دس گیارہ اشخاص کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

زلزلہ سے تباہ شدہ لوگوں کی بحالی

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی اپیل

کراچی ۲۴ فروری۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کوئٹہ میں حالیہ زلزلہ سے تباہ شدہ لوگوں کے لئے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام بحالی کے کام میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

لبنانی لیڈروں سے میجر صلاح سالم

کی بات چیت

بیروت ۲۴ فروری۔ قومی رہنمائی کے مصری وزیر میجر صلاح سالم نے لبنان کے صدر جناب کامل شمعون اور دوسرے سیاسی لیڈروں سے کل پھر ملاقات کی۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر کرنل ناصر اور نوری السعید میں باہم ملاقات سے عرب اتحاد کو تقویت پہنچنے کا امکان ہو تو کرنل جمال عبد الناصر اس کے لئے تیار ہیں۔

زلزلوں کے جھٹکوں کے بعد کوئٹہ تحصیل میں

امدادی کام شروع ہوگیا

کوئٹہ ۲۳ فروری۔ زلزلہ سے کوئٹہ تحصیل کے جن دیہات کو نقصان پہنچا ہے وہاں آج سے امدادی کام شروع ہو رہا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے بیرکیں تعمیر کی جائیں گی تاکہ لوگوں کو ان میں پناہ دی جا سکے۔ علاوہ ازیں حکومت نے چھ ہزار اونی کمبل مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کوئٹہ میں گورنر جنرل کے ایجنٹ جناب سردار بہادر نے کل کوئٹہ سے لاہور پہنچنے پر بتایا کہ مرکزی حکومت نے اس بارے میں بلوچستان حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے اور ہر ممکن مدد دینے کا یقین دلایا ہے۔

برطانیہ مجوزہ دفاعی معاہدے کے حق میں ہے

لنڈن ۲۴ فروری۔ یہاں کے سرکاری حلقوں نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ پچھلے ہفتہ جب برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے مصری وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر سے قاہرہ میں ملاقات کی تھی تو انہوں نے واضح کیا تھا کہ برطانیہ مصر کی مخالفت کے باوجود ترکی اور عراق کے مجوزہ دفاعی معاہدے کی حمایت کرتا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال میں برکت دیتی ہے

درخواست دعاء

میری بچی عزیزہ فریدہ رفعت بعارضہ تپ دق ایک ماہ سے بیمار ہے اور طبیعت روز بروز خراب ہوتی چلی جا رہی ہے۔ نقاہت بجد ہے جسم پر ورم آیا ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری اس بچی کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(محمد عارف حال ربوہ)

فیڈرل کورٹ نے سندھ چیف کورٹ کے فیصلے پر حکم امتناعی جاری کر دیا

مقدمے کی سماعت ملتوی کرنے کی درخواست منظور نہیں کی گئی

لاہور ۲۳ فروری۔ فیڈرل کورٹ پاکستان کے فل بنچ نے سندھ چیف کورٹ کے حکمناموں کی تعمیل روک دینے کے لئے وفاق پاکستان اور مرکزی وزراء کی درخواست منظور کر لی ہے۔ سندھ چیف کورٹ نے مولوی تمیز الدین خاں صدر دستور ساز اسمبلی کو بحال کرتے ہوئے مدعیان میں سے پانچ کو بطور وزراء کام کرنے سے منع کر دیا تھا۔ چیف جسٹس محمد منیر جسٹس ابو صالح محمد اکرم جسٹس اے کارنیلیس اور جسٹس محمد شریف پر مشتمل فل بنچ نے مدعیان کے وکیل مسٹر فیاض علی ایڈووکیٹ اور مدعا علیہ کے مشیر مسٹر آئی آئی چندریگر کے دلائل سنے فیڈرل کورٹ نے مسٹر فیاض علی کی اس درخواست کو نامنظور کر دیا ہے۔ جس میں اپیل کی سماعت کے التوا کے لئے کہا گیا تھا۔

جامعہ احمدیہ کی ربوہ میں منتقلی

(بقیہ صفحہ اول)

آخر میں آپ نے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ اس گاؤں کے رہنے والوں کو دین ودنیا کی حقیقی کامیابی سے نوازے۔ اور انہیں خوش وخرم رکھے۔

اس موقع پر مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے (جو پہلے جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے۔ اور آپ کے زیر انتظام ہی قریباً ۱۹۴۷ء میں جامعہ احمدیہ لاہور سے احمد نگر میں منتقل ہوا تھا) حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سات سال کے عرصہ میں مقامی باشندوں کے ساتھ ہمارے ایسے گہرے تعلقات رہے ہیں۔ کہ یہاں لوکل اور مہاجر کا کبھی سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ چنانچہ ایک وقت میں جب فنانشل کمشنر صاحب پنجاب اور صوبائی وزیر بحالیات یہاں تشریف لائے۔ تو وہ اس خوشگوار ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اختلاف عقائد کے باوجود سب لوگ یہاں اس طرح باہم شیر وشکر رہے۔ کہ گویا ایک ہی برادری کے افراد ہیں۔ اور پھر مسلم لیگ میں شریک ہونے کے لحاظ سے اس اتحاد اور اخوت ویگانگت کو اور بھی زیادہ تقویت پہنچی۔ یہ ہم سب کے لئے ایک بہت اچھی یاد ہے۔ جو یقیناً کبھی محو نہ ہوگی۔ بالخصوص جناب مہر محمد صادق نے اس تقریب کا اہتمام کرکے ہمیں اور بھی زیادہ اپنا ممنون بنا لیا ہے۔ طلباء جامعہ احمدیہ کی طرف سے محمد ارشاد صاحب بشیر نے سربراہ نمبردار صاحب اور دیگر معززین قریہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ احمد نگر کے دوران قیام میں جن خوشگوار تعلقات کی بنیاد پڑی ہے۔ وہ ہمیشہ اسی طرح قائم رہیں گے۔ اور اس طرح ہم سب ایک دوسرے کے شانہ بشانہ اسلام اور قوم وملک کے خدمت گذار مجاہد ثابت ہوں گے۔ یہ بابرکت تقریب جو محبت واخوت کا ایک دلکش منظر پیش کر رہی تھی۔ بعدہٗ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

قاہرہ ۲۳ فروری۔ اسماعیلیہ فرقہ کے لوگوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ مذہبی رہنما آغا خان کو ۱۹۵۶ء میں پلاٹینم میں تولا جائے گا۔

* کہا گیا ہے کہ برطانیہ، ترکی اور عراق کے مابین ایک سہ فریقی معاہدہ ہو جانے کا اغلب امکان ہے۔

ڈھاکہ میں ۲۱۸ اشخاص گرفتار کر لئے گئے

ان میں تین صحافی بھی شامل ہیں

ڈھاکہ ۲۳ فروری۔ "یوم شہداء" کی تقریب منانے کے سلسلہ میں ۲۱۵ طلباء کے ساتھ تین صحافیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ طلباء میں ۱۹ طالبات بھی شامل ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے تین برس قبل بنگالی کو سرکاری زبان قرار دلوانے کی تحریک میں پولیس کی فائرنگ سے جان بحق ہو جانے والے تین طالب علموں کی یادگار مناتے ہوئے اپنے ہوسٹلوں پر سیاہ جھنڈیاں لگائی تھیں۔ گرفتار شدہ صحافیوں میں "پاکستان آبزرور" کے سب ایڈیٹر مسٹر عبد الغنی اور بنگالی روزنامہ اتفاق کے فضل الحسن اور نور الاسلام شامل ہیں۔

روہڑی ڈویژن میں ۲ ہزار ٹیوب ویل

کراچی ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ ضلع سکھر کے روہڑی ڈویژن میں دو ہزار ٹیوب ویل لگانے کی مہم شروع کر رہی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سکیم پر گیارہ کروڑ روپے خرچ آئیں گے۔ اور ہزاروں ایکڑ بنجر زمین زیر کاشت آ جائیگی۔

برطانوی ترکی عراقی معاہدہ ہوگا

انقرہ ۲۳ فروری۔ کراچی سے واپس آتے ہوئے ۲۶ مارچ کو جب صدر جلال بایار بغداد پہنچیں تو توقع ہے۔ کہ وہ شاہ فیصل اور جنرل نوری السعید کو گرمیوں میں ترکی آنے کی دعوت دیں گے۔ بغداد میں اپنے قیام کے دوران انہیں سر انتھونی ایڈن اور شاہ ایران سے ملاقات کرنے اور مشرق وسطیٰ کے دفاع پر بات چیت کرنے کا موقع ملنے کا امکان ہے۔ اس دوران میں یہاں عراقی سفیر نے

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر جلسے

ملتان شہر و چھاؤنی

جماعت احمدیہ ملتان شہر و چھاؤنی کا مشترکہ جلسہ بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم میاں ناصر علی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں میاں محمد سعید صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر سید سجاد احمد صاحب۔ مولوی محمد احمد صاحب جلالوی فاضل۔ ملک عمر علی صاحب بی اے رئیس ملتان۔ ماسٹر علی محمد صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقاریر کیں۔ چوہدری عبد الشکور صاحب اور مولوی محمود احمد صاحب نے وقتاً فوقتاً جلسہ کی مناسبت کے مطابق کلام سنایا۔

جہاں دیگر مقررین نے پیشگوئی کی عظمت اور اس کی سچائی ثابت کی وہاں ملک عمر علی صاحب نے جماعت احمدیہ پر اس پیشگوئی کے ظہور کی وجہ سے جو ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں ان کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا بے شک الٰہی وعدے پورے ہو کر رہتے ہیں مگر ضروری ہے کہ جس منصب پر اللہ تعالیٰ کسی کو فائز کرتا ہے وہ خود کو اس کا اہل ثابت کرے پس جہاں خدا تعالیٰ نے ہمارے امام کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے وہاں یہ بھی حقیقت ہے کہ حضور نے اپنے آپ کو اس کا اہل بھی ثابت کیا ہے یہی وجہ ہے کہ باوجود اس بات کے کہ جماعت کا کثیر حصہ حضور کو پیشگوئی کا مصداق سمجھتا تھا۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضور کو نہیں بتا دیا آپ نے اس امر کا دعویٰ نہیں کیا۔ مکرم ملک صاحب نے احباب جماعت کو اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور اپنے کارناموں کا معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی تا خدا تعالیٰ ہمیں اسے مصلح موعود کی حقیقی جماعت سمجھنے لگے۔

اختتام پر صاحب صدر نے فرمایا۔ بے شک ہماری تعداد قلیل ہے مگر ہم اگر اللہ والا نمونہ بن جائیں تو یہی قلیل تعداد قلیل وقت میں اسلام کو غالب کر دکھائیگی اور اسلام کے عروج کا زمانہ ہم خود دیکھ لیں گے۔

صاحب صدر نے حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے تحریک فرما کر دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار (چوہدری) عبد اللطیف سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ملتان شہر۔

لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

جلسہ مصلح موعود زیر صدارت نائب صدر لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء بوقت ۲ بجے ملتان چھاؤنی میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مختلف بہنوں نے اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ننھی ننھی بچیوں نے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ نائب صدر صاحبہ نے بعد میں حضرت مصلح الموعود کی رویا در پیشگوئی کے متعلق پڑھ کر سنائی۔ دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوگئی۔

نائب صدر لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

لائل پور

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ لائلپور میں زیر صدارت جناب شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور یہ جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد۔ چوہدری غلام دستگیر صاحب قائد خدام الاحمدیہ اور شیخ محمد یوسف صاحب زعیم انصار اللہ اور جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ۔ عاجز راقم۔ ڈاکٹر شمس الدین صاحب اور ملک برکت علی صاحب سیکرٹری مال نے اور آخر میں جناب صدر صاحب نے مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

قریشی محمد حنیف قمر

نائب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لائلپور

سیالکوٹ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کی طرف سے ۲۰/۲/۵۵ کو بروز اتوار بعد از نماز مغرب جامعہ مسجد احمدیہ میں یوم مصلح موعود منایا گیا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد اس پر شوکت پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر احباب ذیل نے روشنی ڈالی۔

(۱) مکرم صوفی محمد عبد اللہ صاحب نے مصلح موعود کی آمد کو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے علاوہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مشہور حدیث یتزوج ویولد لہ سے بھی ثابت کیا۔ اور بدلائل واضح کیا۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں۔

(۲) مکرم سید امجد علی شاہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض کارناموں کو بیان کرتے ہوئے جہاں حضور کو مصلح موعود ثابت کیا۔ وہاں احباب جماعت کو بھی حضور کے مقاصد عالیہ پر عمل پیرا ہونے کے لئے پر زور طریق پر توجہ دلائی۔

(۳) مکرم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ نے "تذکرہ" سے بعض اہم اقتباسات پیش کرتے ہوئے اس پیشگوئی کا پر شوکت اور پر جلال ہونا ثابت کیا۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے کس تحدی کے ساتھ دشمنوں کے سامنے پیش کیا۔ اور آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود باجود میں کس طرح پوری ہوئی۔

(۴) بالآخر صاحب صدر بابو قاسم الدین صاحب مکرم نے حضور کے چند کارناموں پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا۔ کہ حضور کے بابرکت عہد میں احمدیت نے کس قدر ترقی کی۔ بیرونجات میں کتنے مشن کھولے گئے۔ اور کس قدر مساجد تعمیر کی گئیں۔ اور کتنے مبلغین ان بیرونی مشنوں میں کام کر رہے ہیں۔ بعدہ حضور کے ایک مقصد عظیم یعنی تحریک جدید کے وعدوں کی طرف توجہ دلائی۔ کہ احباب حسب توفیق اس میں ضرور حصہ لیں۔ اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار محمد احسان سکرٹری دعوۃ و تبلیغ سیالکوٹ

خوشاب ضلع شاہ پور

مورخہ ۲۰/۲/۵۵ کو بعد نماز مغرب مصلح موعود کا جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ حضرت فضل عمر کے کارنامے بعض غیر ممالک میں مساجد کا قیام۔ مشن ہائے بیرون پاکستان۔ قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں وغیرہ پر روشنی ڈالی۔ آخر میں جناب پریذیڈنٹ صاحب نے تقریر کی اور بتایا۔ کہ کس طرح آپ کے زمانے میں اسلام کو ترقی ہو رہی ہے۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ عبد الکریم سکرٹری مال خوشاب ضلع شاہ پور۔

نوشہرہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء بروز اتوار بمکان محترم مکرم مرزا غلام حیدر صاحب امیر جماعت نوشہرہ بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ایک جلسہ در بارہ پیشگوئی مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر مکرم مرزا ڈاکٹر عبد القیوم صاحب۔ مکرم محمد نصیب صاحب عارف معتمد مقامی۔ مکرم رسول احمد صاحب۔ مکرم مرزا غلام حیدر صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ مکرم امیر جماعت صاحب نے دوستوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خصوصاً تحریک جدید و دیگر مالی۔ جانی قربانیاں وغیرہ۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازی عمر و صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ جلسہ میں مستورات بھی شامل ہوئیں۔ عبد الستار خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ۔

ہڈیارہ ضلع لاہور

جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام جلسہ "مصلح موعود" مسجد احمدیہ ہڈیارہ میں بعد نماز عشاء منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد عزیزم چوہدری منظور احمد صاحب طالب علم نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود پر اجمالی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری جلال الدین صاحب گل نے حضرت مصلح موعود کے ملی اور سیاسی کارنامے اور عزیزم مختار حسین صاحب طالب علم نے "قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" اور آخر پر خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں "زندہ خدا کا زندہ نشان" کے موضوعات پر مضامین پڑھے۔ احباب جماعت موضع جھلیاں بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ آخر پر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ عاجلہ اور لمبی عمر پانے اور خدا تعالیٰ کے بقیہ وعدوں کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مسعود میں جلد جلد پورا ہونے کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور۔

گوٹھ نتھے خاں (سندھ)

گوٹھ نتھے خاں ریاست خیر پور سندھ میں ۱۸ فروری کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم کی وہ پیشگوئیاں جو آخری زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور جن کا تعلق الامام المہدی سے ہے۔ پوری وضاحت سے بیان فرمائیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اشاعت اسلام کے لئے جماعت کی جد و جہد پر بھی روشنی ڈالی۔ تقریر نہایت سکون اور توجہ سے سنی گئی۔ حاضرین میں دیہہ شاہانی۔ دیہہ کھوڑو۔ دیہہ میانی اور گمبٹ کے علاوہ صوبیدار داود کوٹی کے احباب بھی شامل ہوئے۔ جماعت کی طرف سے مہمانوں کے طعام و قیام کا انتظام بھی کیا گیا۔

خاکسار سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گوٹھ نتھے خاں